246

شاہِ کربلا بے وطن بے خطا

گھر چھوڑ کر جب آگیا وہ فاطمہؑ کا لاڈلا
اُس پر ہوئی کیا کیا جفا پیاسا رہا گھر بھی لٹا
آئی ندائے سیدہؑ کیوں دشت میں مارا گیا

تھا اک مسافر بے وطن اس دشت میں ہئے بے کفن
لاچار تھا تشنہ دہن دل میں لئے غم کی چبھن
سب امتحاں جب دے چکا خنجر تلے مارا گیا

اس دین کو کیا کیا دیا کڑیل جواں صدقے کیا
عباسؑ جیسا بھائی تھا جو علقمہ پر سوگیا
اب کربلا کے دشت میں ہے یہ نبی کا مرثیہ

غلتیدہِ خوں ہوگیا پرچم میرے عباسؑ کا
پیاسا گیا اصغرؑ میرا اُس کا بھی سر کاٹا گیا
مقتول جب سب ہوگئے پھر جانبِ مقتل چلا

ہے راکبِ دوشِ نبی اور دین کا وارث یہی
دنیا نے کیا سوچا کبھی مقروض ہیں اس کے سبھی
جس شخص کا کلمہ پڑھا اُس مصطفےٰؐ کا لاڈلا

ہے علقمہ نوحہ کناں ہر فوج کی ہے یہ فغاں
انسان ہیں کیسے یہاں شبیرؑ ہیں تشنہ دہاں
مظلومؑ شبیرؑ پر کرتی ہے نوحہ علقمہ

لو آندھیاں چلنے لگیں رویا فلک کانپی زمیں
خنجر لیئے آیا لعیں سجدے میں پیاسے کی جبیں
خنجر چلا مظلوم پر ہاتف نے دی رو کر صدا

مظہرؔ کی ہے رب سے دعا جب تک کریں سانسیں وفا
رک نہ سکے خامہ میرا لکھتا رہے یہ مرثیہ
ماتم نمازِ شب میری اور حج میرا فرشِ عزا